نمبر ۱۲ | مورخہ ۲۸ - مارچ سنہ ۱۹۲۵ | جلد ۲۷

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

بنائے عشق شد ترکِ نسب کن جامی
کہ دریں راہِ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

مسلمانوں کے ادبار و زوال کے اسباب میں دراصل ایک ہی چیز ہے جو کام کر رہی ہے اور وہ

قرآن کریم کا علمی اور عملی ترک ہے

قرآن کریم دنیا میں حقیقی محبت اور حقیقی اخوت قائم کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور وہ قومیت اور وطنیت کے تعصب آفرین جذبات کو انسانیت کے پاک احساسات سے تبدیل کرنے کا مدعی تھا۔ اور قرن اول میں اس نے دکھا دیا کہ کس طرح پر مختلف اقوام اور مختلف ممالک کے لوگ لوائے اسلام کے نیچے

شخص واحد کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں

ہندوستان میں اکثر مسلمانوں نے زمانہ نبوت سے بُعد کے باعث جہاں اسلامی تعلیمات، اسلامی اخلاق و عادات کو رفتہ رفتہ ترک کر دیا۔ وہاں اس نے بہت سی ان عادات اور رسوم کو اختیار کر لیا۔ جو ہندوؤں میں پائی جاتی تھیں۔ اور اس کا نتیجہ رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ

وہ ہندوستان میں ذلیل ہو گئے

ان کمزوریوں میں سے جو مسلمانوں میں آئیں اور جو ان کے شیرازہ کو توڑ اور بکھیر دینے والی تھیں

ایک نسبی استخوان فروشی ہے

قرآن کریم نے جو معیار شرافت و عزت قائم کیا تھا اور جو حقیقی معیار عظمت ہے اسے چھوڑ کر انہوں نے نسبی تعلّیوں کو اپنے لئے مایۂ ناز قرار دے لیا۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اخوت و محبت اور بالآخر وہ اتحاد و یگانگت جو اس کا نتیجہ ہو سکتی تھی مسلمانوں سے دور ہو گئی اور وہ ایک پراگندہ قوم سمجھی گئی۔ ابتداءً اس مصیبت کا احساس نہ ہوا لیکن رفتہ رفتہ ان کے ہاتھ سے عزت۔ دولت۔ اور حکومت اور بالآخر وہ فرضی شرافت بھی جاتی رہی۔

اور اب جو حالت ہے وہ عیاں ہے۔ تعجب اور حیرت تو یہ ہے کہ وہ قومیں جن میں ذات پرستی اور قوم پرستی اس حد تک تھی کہ ایک ایک گھر میں بھی کئی کئی چولھے اور کچی اور پکی کے امتیازات تھے۔ اب اس سبق کو جو قرآن کریم نے دیا تھا عملاً دوہرا رہی ہے اور وہ ان قوموں کو جو ان کے ہاں نیچ اور اچھوت سمجھی جاتی تھیں اٹھا کر اس سطح پر لا رہی جہاں ان کی بڑی سے بڑی ممتاز قومیں کھڑی تھیں اور ہم ہیں جو

اپنے ہاتھوں اسلام کی ہتک کر رہے ہیں

اور ایک فرضی اور خیالی شرافت کے معیار پر ایک دوسرے کو ذلیل کر رہے ہیں۔ میں نسبی شرافت کی ہتک نہیں کرتا لیکن میں یہ کہوں گا کہ جس حال میں تمام انسان ایک ہی انسان کی اولاد ہیں اور وہ اپنے اعمال اور مشاغل کی وجہ سے یا تعریف باہمی کے لئے جدا جدا شعوب و قبائل میں منقسم ہوئے ہیں پھر کسی کو کیا حق ہے کہ

نسب کی بنا پر تفوق ظاہر کرے

خصوصاً ایسی حالت میں کہ قوموں کے اوج اور عروج کے اسباب اور تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں سیاسی انقلابات بڑی بڑی حکمران قوموں کے پس ماندگان کو اپنی جان بچانے کے لئے ادنےٰ پیشے قبول کر لینے پر (بشرطیکہ انہیں ادنےٰ کہا جاوے) مجبور کر دیتے ہیں۔

برمکی خاندان کی تباہی پر جس شخص نے حجام کا پیشہ اختیار کر لیا تھا کچھ عرصہ کے بعد لوگ اس کا یقین بھی نہیں کر سکتے تھے کہ وہ برمکی خاندان کا چشم و چراغ ہے۔ مگر کیا اس سیاسی

سلطان احمد وجودی پرنٹر نے چھاپا اور شیخ ابراہیم علی پبلشر نے تراب منزل قادیان سے شائع کیا

انقلاب نے اس کے نسب کو بدل دیا تھا۔ اسی طرح آج ہندوستان کے سانسیوں سے جو جرائم پیشہ ہیں دریافت کرو وہ بتائیں گے کہ وہ ہندوستان کی ایک حکمران قوم کی یادگار ہیں۔

اسی طرح پر تمام اقوام کا حال ہے کہ وہ اپنے زمانہ میں حکمران قومیں تھیں۔ مگر خدائی قانون

تلک الایام نداولہا بین الناس

نے انہیں کہیں سے کہیں گرا دیا۔ مسلمانوں کی عزت و شوکت حکومت کے رنگ میں ہندوستان میں مٹ گئی اور ان شاہی خاندانوں کی یادگاریں آج بھی دہلی کی جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بلبل فروشی اور کبوتر فروشی کرتی ملے گی۔ اور اگر وہ کسی جگہ جا کر کہیں کہ دہلی کے تخت کے ہم وارث ہیں تو کوئی یقین بھی نہ کرے گا۔ پس محض اس بنا پر فخر کرنا یا دوسروں کو ذلیل سمجھنا خود اپنی ذلت اور شرافت سے دور ہونے نشان ہے اور

یہ ... استخوان فروشی ہے

اگر یہ استخوان فروشی کوئی چیز ہوتی تو یقیناً ابوجہل کی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مقابلہ میں بڑی عزت ہوتی کہ آخر الذکر محض ایک حبشی غلام تھا۔ اور ابوجہل شریف قوم۔ مگر باوجود اس کی اس خیالی سیادت اور شرافت کے اس کو ذلیل اور ملعون سمجھا گیا۔ اور حضرت بلال کے نام پر آج ربع مسکون پر سلام بھیجا جاتا ہے۔

آج اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اس انسانیت کش اور تفرقہ زا روح کو دور کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نازل کیا اور اس نے اگر پھر

ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقٰکم

کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی اور اپنے عمل سے بتایا کہ وہ حقیقی معیار شرافت و تکریم اسی کو قائم کرتا ہے اور اسی روح کے پیدا ہو جانے سے دنیا میں محبت اور اخوت و اتحاد کی لہر پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم جو

اس عہد اخوت و خلت

کے قبول کرنے والے ہیں ابھی الا ماشاء اللہ اسی گورکھ دھندے میں لپٹے ہوئے ہیں اور جب موقع ہوتا ہے یہ جہالت و تعصب کی روح پھر جاگ اٹھتی ہے۔ اور ایک دوسرے کی تذلیل اور حقارت کے جذبات سلگ پڑتے ہیں۔ جس سے اتحاد اور یگانگت کی بجائے باہم نفرت اور حقارت پیدا ہوتی ہے یاد رکھو کہ شرافت نسبی اگر شرافت ذاتی نہیں کچھ چیز نہیں اور اس نسبی استخوان فروشی پر ناز بے جا تمہارے وقعت و عزت کو بڑھاتا نہیں بلکہ کم کرتا ہے۔ اور روح اتحاد کو صدمہ پہونچاتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض چھوٹوں کو بڑا کرنا ہوتا ہے اور وہ متروک و مہجور اقوام کو فرش مذلت سے اٹھا کر عرش عزت پر لے جاتے ہیں اور ان میں ایسی یگانگت پیدا کرتے ہیں کہ وہ سب کے سب ایک وجود کا حکم رکھتے ہیں اور یہی روح ان کو اٹھا کر دنیا میں ممتاز کرتی اور بالآخر

دنیا کا باپ بنا دیتی ہے

اور جایز طور پر کہا جاتا ہے کہ ایک ہی گڈریا اور ایک ہی گلہ ہو گیا ہے۔ پس ضرورت ہے کہ اس قسم کے خیالات کو ابھی کچل دیا جاوے۔ جبکہ وہ تمام قومیں جو اسلام کے قلعہ سے ابھی تک باہر ہیں۔ اس روح کو اپنے اندر پیدا کر رہی ہیں ہم جو تفرقہ مٹانے کے لئے کھڑے کئے گئے ہیں۔ اگر اس راستہ پر چلیں گے تو ترقی کی طرف نہیں بلکہ پستی کی طرف جانے والے ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے +

شہدائے کابل کی یادگار افریقہ میں

نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت برقرار

شہدائے کابل نے کابل کی سنگلاخ زمین پر اپنے خون سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعلان کیا۔ ظالم طبع دشمنوں نے چاہا تھا کہ وہ اپنی سنگباری سے انہیں ہمیشہ کے لئے خاموش اور گمنام کر دیں گے۔ مگر وہ جو خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے موت کو قبول کرتا ہے کبھی گمنام نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی مر سکتا ہے۔ بلکہ وہ حیات سرمدی کا حقیقی وارث ہو جاتا ہے۔ کابل کے شہیدوں کو اس سے پہلے شاید افغانستان تو درکنار کابل میں بھی پورے طور پر نہ جانتے ہوں گے۔ مگر آج ربع مسکون پر خدا تعالےٰ نے ان کو بقائے دوام کے دربار میں کھڑا کر دیا ہے۔ جن کی طبعی موت پر مر جانے کی صورت میں بہت ہی کم اظہار افسوس ہوتا۔ آج دنیا بھر اخبارات اور شریف انسان جن کو ان کے مذہب اور قوم سے کوئی تعلق نہیں ان کی اس مردانہ موت پر اظہار افسوس اور ان کی ہمت پر صد ہزار آفرین کہتے ہوئے ظالموں کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔

اس طرح پر یہ موت لاکھ زندگی سے بہتر اور برتر ہے۔ ابھی افریقہ سے خبر آئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعت نے شہدائے کابل کے نام پر بارہ ہزار روپیہ کے صرف سے

ایک یادگاری ہال قایم کیا ہے

اور یہ سب سے پہلی یادگار ہے جو ہزاروں میل کے فاصلہ پر ان کے روحانی سپاہیوں نے قائم کی ہے۔ یہ ہال ہر وقت افریقہ میں شہدائے کابل کی مومنانہ جاں فروشی اور کابل کے ظالموں کے ظلم و بربریت کو یاد دلاتا رہے گا۔ اور ہر نیک روح جو اس کے پاس سے گذرے گی وہ ان پر سلام اور سنگسار کرنے والوں پر لعنت بھیجے گی۔ افریقہ کی جماعت کی یہ ہمت اور اپنے مظلوم شہداء کے لئے عملی محبت کا یہ اظہار سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ میں پہلی یادگار ہے۔ اور اس پر وہاں کی جماعت ہر طرح سے قابل مبارکباد ہے۔ افریقہ کی جماعت کے اس ایثار اور مالی قربانی کی عزت اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ایک ہی وقت انہوں نے اس یادگار کے قایم کرنے کے لیئے بارہ ہزار کی معقول رقم صرف کی اور ایک لاکھ کی تحریک میں بھی اسی جوش سے حصہ لیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ یہ جماعت کی زندگی اور عملی روح کے نمایاں آثار ہیں اور جس جس قدر جماعت اس میں ترقی کرے گی اسی قدر جلد سے جلد وہ دنیا میں

احمد کے پیغام کو پہونچا سکیگی

افریقہ کی جماعت اس سے پیشتر بہت بڑی مالی قربانیاں کر چکی ہے۔ مرحوم ڈاکٹر رحمت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقائے کار کا نام سلسلہ کی تاریخ میں سنہری حرفوں میں لکھا جائے گا۔ انہوں نے ابتدا سے سلسلہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں جس اخلاص اور وفاداری کا نمونہ دکھایا تھا اور جس حیثیت سے افریقہ میں احمدیت کی بنیاد رکھی تھی۔ خدا کا فضل اور شکر ہے کہ اب اس کے شاندار نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ شہدائے کابل کے ہال نے افریقہ میں

احمدیت کا جھنڈا گاڑ دیا ہے

خدا تعالےٰ اس نوار کو تمام افریقہ پر محیط کر دے اور یہ ہال افریقی دنیا کے لیئے ایک مرکزی مکان ہو۔ آمین۔ میں ایک بار اور افریقہ کی جماعت کو اس نیک اور شاندار کام کے لیئے مبارکباد دیتا ہوں۔ اس ہال نے افریقہ میں افریقہ میں جماعت کی ذمہ داریوں کو بڑھا دیا ہے +

جموں میں احمدی لیکچرار

انجمن اسلامیہ جموں نے اپنے سالانہ جلسہ پر قادیان سے بھی لیکچرار طلب کیئے تھے۔ اعلائے کلمۃ الاسلام کے لیئے جناب حافظ روشن علی صاحب اور حضرت نیر صاحب مبلغ انگلستان و افریقہ جموں تشریف لے گئے۔ سکرٹری صاحب اور دوسرے معززین نے اپنے ان لیکچراروں کو اسٹیشن پر ریسیو کیا۔ ۲۱ مارچ ۱۹۲۵ء کی شام کو جو جلسہ کا پہلا دن تھا حافظ صاحب کا لیکچر حقیقت اسلام پر ہوا۔ جموں سے ایک رپورٹر لکھتے ہیں کہ حافظ صاحب کے اس لیکچر نے اسلام کی حقیقت کو ایسا

وضع کیا کہ لوگوں پر ایک وجد کی سی حالت طاری تھی۔ سخن کز دل بروں آید نشیند لاجرم بر دل کا مضمون صادق آتا تھا۔

نیر صاحب کے لیکچر میں مجمع بہت بڑا تھا آپ کی تقریر کتاب مبین پر تھی۔ قرآن مجید کی عظمت و خوبی کا ایسے لطیف پیرایہ میں بیان کیا گیا۔ کہ اس کی شان بلند نمایاں نظر آتی تھی۔ اسی سلسلہ میں آپ نے قرآن مجید کی صداقت کو ثابت کرتے ہوئے انا لننصر رسلنا والذین آمنوا الآیۃ کو پڑھ کر ربانی تائیدات کا نقشہ کھینچا اور خود جوانؑ سے حصہ لیا ان کا بیان بہت ہی موثر اور دلچسپ تھا۔ غرض نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام کی حقیقت اور قرآن مجید کی صداقت و عظمت کا اظہار کر کے ہمارے مبلغین نے ثابت کر دیا کہ آج فی الحقیقت حقیقت اسلام سے واقف اور قرآن کریم کے حقیقی مبلغ اور داعی ہم ہی ہیں۔

انجمن اسلامیہ جموں کی رواداری اور وسعت حوصلگی قابل تعریف ہے۔ وہ مسلمانوں کو اپنے عمل سے وسعت اخلاق کا سبق دیتی ہے۔ اور اسلام کی صحیح تعلیم سے واقف کرنے کے لیئے اپنی کوششوں کے دائرہ کو وسیع کرنا ضروری سمجھتی ہے۔ جبتک مسلمان باہم ملکر کام کرنے کے اصل کو اختیار نہ کریں گے وہ ترقی کے راستہ سے دور رہیں گے۔

انجمن اسلامیہ جموں نے اپنے عمل سے یہ بھی دکھلا دیا ہے کہ اس کے پلیٹ فارم سے عقاید میں اختلاف رکھکر بھی اسلام کی تبلیغ ہو سکتی ہے۔

نیر صاحب نے ہفتہ زیر اشاعت میں سیالکوٹ اور بٹالہ میں سکھ سینٹرن کے ذریعہ متعدد لیکچر دیئے ان کے یہ لیکچر ہر جگہ موثر اور دلچسپ ثابت ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ برکت دے +

اکسیر الاجسام

الحکم میں سال گذشتہ انہیں ایام میں اس مفید دوائی کا اعلان کیا گیا تھا مگر درخواستوں کی تعداد پوری نہ ہونے کے باعث صاحب اکسیر الاجسام نے اس کے تیار نہ کرنے کا اعلان کر دیا اور یہی تقاضائے دیانت تھا۔ امسال پھر مناسب موقع پر انہوں نے اعلان کیا ہے۔ جن احباب نے گذشتہ سال اپنا نام خریداران اکسیر الاجسام میں لکھوایا تھا اگر ان میں سے کوئی صاحب اب لینے کو تیار نہ ہوں تو وہ اطلاع دیدیں ورنہ وہ ان کا نام خریداروں میں سمجھتے ہیں ایسا نہ ہو کہ بعد تیاری قیمت نہ لیں چونکہ اس کے اجزا قیمتی ہیں اور خاص تعداد سے زیادہ تیار نہیں کریں گے اس لئے ضروری ہے کہ گذشتہ سال کے خریدار صاحبان میں سے اگر کوئی دوست نہ لینا چاہیں تو ان کو اطلاع دیں +

آیندہ یہ بھی یاد رہے کہ اکسیر الاجسام کے لیئے خط و کتابت ہمیشہ اس پتہ پر ہو:-

"منیجر اکسیر الاجسام دار الفضل قادیان"

(عرفانی)

آریہ سماج کو میدان چھوڑنے کا حکم

ہمارے دیرینہ معصر لالہ منشی رام ایڈیٹر ست دھرم پرچارک (حال سوامی شردھانند) نے اپنی سماجک سینا کو احمدیوں کے مقابلہ میں میدان سے ہٹ جانے کا حکم دیا ہے۔ اور لالہ صاحب کی قربانی اور خدمات یقیناً آریہ سماج کو اس حکم کی تعمیل پر مجبور کر دیں گی۔ لالہ صاحب نے جس قابلیت اور خوبی سے یہ آرڈر دیا ہے اور میدان سے کامیاب واپسی کے لیئے جو پہلو ایجاد کیا ہے وہ حقیقت میں اس بوڑھے جرنیل کی شان کے شایاں ہے۔

جنگ کی خبروں میں جب کبھی کسی جرنیل کی کامیاب واپسی کی خبر پڑھا کرتے تھے تو ہنسی آجایا کرتی تھی کیونکہ شکست کو کامیابی سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اب ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ کہن سال جرنیل کس طرح اپنی شکست کو الفاظ کے ہیر پھیر میں فتح سے تبدیل کر سکتے ہیں۔ شردھانند جی نے سالہائے دراز کے تجربہ کے بعد جو احمدی جماعت سے مناظرت میں ان کو ہوا ہے یہی بہتر معلوم ہوا کہ

اپنی سینا کو پیچھے ہٹا لیں

پیچھے ہٹنے کی وجہ خواہ کیسی ہی نامعقول ہو مگر دلچسپ اور جدت کا نتیجہ ضرور ہے کہ چونکہ عام مسلمان انہیں مرتد اور کافر سمجھتے ہیں اس لیئے مناظرہ کا کیا فائدہ"

ہم نے تو آریہ سماج سے کبھی اس بنا پر مناظرہ کرنے کو آڑ نہیں بنایا۔ کہ سناتن دھرمی انہیں ملحد اور بے دین سمجھتے ہیں۔ بلکہ جس صداقت کو لے کر آریہ سماج کھڑا ہوا اس کی تنقید و تبصرہ کے لیئے آمادہ ہو گئے +

ایک وقت تھا کہ لالہ منشی رام صاحب میدان ارتداد میں تمام مسلمانوں سے صلح کرنے کے لیئے اسوقت تک آمادہ نہ ہو سکتے تھے جبتک احمدی میدان میں کام کر رہے ہیں اور وہ سارے مسلمانوں کا وہاں رہنا گوارا کر سکتے تھے اور صلح کر سکتے تھے اگر احمدی واپس آجاویں مگر آج وہ مجبور ہیں کہ اپنی فوجوں کو میدان مناظرہ سے ہٹ آنے کا حکم دیں یہ احمدیت کی شاندار فتح ہے۔ والحمد للہ علی ذالک۔ عذر جو انہوں نے کیا ہے وہ عذر نامعقول ثابت میکنند الزام را کا مصداق ہے +

مسجد نور میں حافظ بشیر احمد صاحب مسجد الفضل میں حافظ مبین الحق و حافظ فیض اللہ صاحبان تراویح میں قرآن مجید سناتے ہیں۔ مسجد مبارک میں حافظ جمال احمد صاحب حسب معمول تہجد میں سناتے ہیں

درخواست دعا

رمضان شریف دعاؤں کے لیئے مخصوص ہے اس لیئے میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ اپنے اس خادم قدیم کے لیئے درد دل سے دعا کریں کہ خدمت سلسلہ کیلئے پہلی سی ہمت طاقت۔ اسباب اور توفیق مخلصانہ عطا ہو جائے اور خاتمہ بالخیر ہو میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جاوے اور پھر نار جہنم سے بچا دے خادم سلسلہ ہو +

عرفانی

انٹرنیس کلاس میں جو طالب علم تی آئی ہائی سکول قادیان سے یا دیگر مدارس سے جو احمدی طالب علم شریک امتحان ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں کامیاب کرے +

یکم اپریل ۱۹۲۵ء سے مدرسہ تعلیم الاسلام کھل جاوے گا۔ اور ۴۔ اپریل ۱۹۲۵ء کو اسکی رسالہ جات ہیں احباب اپنے بچوں کو جلد لے آئیں +

مجلس مشاورت کے سکرٹری مولوی عبد المغنی صاحب بی۔ اے خلف الرشید حضرت منشی عبد اللہ سنوری منو بیٹے ہیں اور رفتی اخسر ڈاک۔ الحمد للہ +

الحمد للہ ایک لاکھ کی تحریک کامیاب ہو گئی

ایک لاکھ کی تحریک میں اسوقت تک تیس ہزار کے قریب نقد آچکا ہے وعدوں کے متعلق جس قدر تفصیل پچھلے نمبر میں دیگئی ہے اسمیں روز افزوں ترقی ہے اب جبکہ لاہور کے سیاست نے حماقت کر کے اس تحریک پر اعتراض کیا ہے۔ ہماری جماعت اپنے عملی نمونہ سے اسے بتا دے گی کہ وہ اپنے امام کی تحریک پر ایک لاکھ نہیں اس سے بہت زیادہ پیش کرنا سعادت سمجھتی ہے

احمدی جماعت نے ہر موقع پر اپنے مالی ایثار کا وہ نمونہ دکھایا ہے کہ حسرت سے اسکو کافر اور مرتد کہنے والے دیکھتے ہیں اور ہم بھی ان کو یہی کہتے ہیں

موتوا بغیظکم

جماعت کی تنظیم اس کے ایثار اور حضرت امام کے ارشادات کی تعمیل میں سعادت اور فخر کا احساس کرنیوالی آج کوئی جماعت دنیا میں احمدی جماعت کے سوا نہیں لیں ابتک جن جماعتوں کی طرف سے پہلی قسط یا وعدے وصول نہیں ہوئے وہ فوراً بھیجدیں تاکہ صحیح طور پر اعلان کیا جاوے کہ اس تحریک نے گذشتہ عرصہ میں کس قدر جمع کر دیا ہے۔ ہماری جماعت کے وعدے نقد ہی ہیں یہ دوسرے لوگوں کے وعدے نہیں جن کی قسمت میں ایفا نہیں ہے میں کامل یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ یہ تحریک ایک لاکھ سے بہت زیادہ جمع کریگی۔ اور دینے والوں کو انہیں مسرت اور اس سعادت کے حصول پر ناز ہوگا۔ احباب جلد سے جلد اپنے وعدے اور اقساط بھیجدیں +

اسلام اور سزائے ارتداد

معزز معاصر پیغام صلح

غیر احمدی پرچوں پر جرح کرتے ہوئے کہتا ہے۔

"کابل کے واقعات سنگساری کے بعد یہ بحث مسلم اخبارات میں سرگرمی کے ساتھ جاری ہے کہ آیا اسلام نے ارتداد کی سزا (چہ جائیکہ سزائے سنگساری) اس دنیا میں رکھی ہے یا نہیں۔ اکثر علماء و فقہا کا فتوے سزائے سنگساری کی تائید میں ہے۔ اور یہی پہلو عموماً اون اردو اخبارات نے اختیار کیا ہے جو مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں۔ لیکن بعض علماء کی تحریریں اسکے برعکس بھی نکل چکی ہیں اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں جو انگریزی اخبارات ہیں وہ بالاتفاق اسی خیال کی تائید میں ہیں مثلاً کامریڈ (دہلی) مسلمان (کلکتہ) مسلم آؤٹ لک (لاہور) اردو کے جن اسلامی اخبارات نے یہ پہلو اختیار کیا ہے ان میں احمدی پرچوں کے علاوہ قابل ذکر ہمدرد۔ خلافت اور رسالہ جامعہ ہیں۔

کسی مسئلہ میں اختلاف رائے کا ہونا ہرگز کوئی بری امر نہیں۔ بشرطیکہ اختلاف نیک نیتی سے ہو۔ ساتھ ہی ہر فریق اپنے دلایل متانت اور واقفیت کے ساتھ پیش کرے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس بحث میں جن اخبارات نے حکومت کابل کی تائید کا پہلو اختیار کر رکھا ہے ان میں سے بعض کا لب و لہجہ اس معیار سے گرا ہوا ہے۔ ہمدرد نے تفصیل کے ساتھ قرآن پاک اور حدیث کی سند سے یہ دکھایا ہے کہ اسلام نے ضمیر و عقیدہ کی آزادی ہر شخص کو دی ہے۔ اور بدعقیدگی پر کوئی دنیاوی سزا نہیں رکھی ہے نیز یہ کہ جن احادیث سے قتل مرتد پر استدلال کیا جاتا ہے اون سے مراد باغیوں کی سزا ہے۔ نہ کہ عقیدۂ اسلام سے پھر جانے والوں کی۔ ان دلایل میں اگر کچھ غلطیاں ہیں تو انھیں سنجیدگی سے واضح کر دینا چاہیئے لیکن ان دلایل کے جواب میں براہ راست مولانا محمد علی ذات کو ہدف طعن بنا کر یہ کہنا کہ چونکہ وہ باضابطہ عالم نہیں اسلیئے اونکا قول قابل التفات نہیں۔ یا یہ کہنا کہ ہمدرد کے سٹاف میں غالباً کوئی شخص قادیانی عقاید کا ہے اور وہ یہ مضامین لکھ رہا ہے صحافت اور اخبار نویسی کے لیئے باعث ننگ ہے اصل مسئلہ پر تفصیلی خیال انشاء اللہ تعالٰے کسی آیندہ موقع پر پیغام میں ظاہر ہوگا۔ اسوقت اپنے بھائیوں کی خدمت میں صرف اسی قدر گزارش ہے کہ اس اہم اور سنجیدہ بحث کو اصول کے اندر ہی رکھنا بہتر ہوگا۔ ذاتیات کی آمیزش بجز تلخی و بدمزگی پیدا کرنے کے کوئی نتیجہ نہیں رکھتی۔

سنی کانفرنس کا ریزولیوشن

مراد آباد میں جمعیۃ العلماء کے ناخوشگوار نتایج

نفاق و شقاق کا ذکر اوسی وقت الحکم میں ہو چکا تھا اور اس نفاق نے سنی کانفرنس پیدا کی جو مراد آباد میں اب منعقد ہوئی ہے۔ اس کے صدر پیر جماعت علی شاہ صاحب تھے۔ اس کانفرنس نے ایک قدم جمعیۃ العلماء کے جلسہ سے بڑھایا۔ یعنے سنی کانفرنس نے شہدائے کابل کے متعلق ایک ریزولیوشن تجویز کر کے اعلان کیا ہے کہ

یہ بالکل مذہبی معاملہ ہے۔

سنی کانفرنس اس معاملہ میں کسی حکومت کی مداخلت جایز نہیں سمجھتی"

سنیئے! ہمکو اس سے بحث نہیں مگر دنیا کی کوئی مہذب گورنمنٹ اور جماعت اس بربریت کو کبھی پسند نہیں کر سکتی۔ اور مذہب کے نام سے یہ ظلم انصاف نہیں ہو سکتا۔

چنانچہ انگلستان اور دیگر ممالک کے اخبارات اس ظلم کے خلاف آواز بلند کر رہے ہیں۔ اور وقت آتا ہے کہ اس بربریت پر مذہب کا نام لینے والوں کو خود شرم آئیگی۔

مولوی ظفر علیخاں صاحب کو چیلنج

اسلام میں مرتد کی سزا کوئی مالی یا جسمانی نہیں

دشمنان اسلام کیطرف سے زمانہ حال میں سب سے بڑا اعتراض اسلام پر یہ کیا جاتا تھا کہ اسلام تلوار کے ذریعہ پھیلا ہے اور جب سے اسکی اشاعت ہوئی ہے۔ اور ایک صدی سے مسلمانوں کی یہ کوشش تھی کہ تاریخ اور واقعات کی شہادت سے اس مکروہ الزام کو غلط ثابت کیا جاوے اور دنیا کو اس امر کا قایل کر دیا جاوے کہ قرآن کریم کا ارشاد لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ محض ایک نمائش نہیں بلکہ ایک حقیقت تھی جسپر خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بلکہ جمہور اسلام کا عمل تواتر سے چلا آیا ہے۔ اس متواتر سعی کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن بھی اب تسلیم کرنے لگ گیا تھا کہ دینی معاملات میں جبر کا الزام اسلام کے خلاف ایک فاش ظلم ہے۔ لیکن مسلمانوں کی بدقسمتی سے آج ایک ایسا گروہ اسلام میں بدنام کنندگان کا پیدا ہو گیا ہے جو اگرچہ اپنے آپکو اسلام کیطرف منسوب کرتا ہے لیکن اسلام کی تخریب میں اسقدر کوشاں و ممد ہو رہا ہے کہ بڑے سے بڑے دشمن اسلام سے بھی ایسا خوف نہیں ہو سکتا۔ اس گروہ کا دعوے ہے۔ کہ اسلام ہر ایک حکومت اسلامی کا فرض قرار دیتا ہے کہ اسکی رعایا میں سے جو مسلمان بھی کسی ایسے امر کا اظہار کرے جو اس ملک کے علماء کے نزدیک ارتداد کی حد کو پہنچا ہو اسکو سزائے موت دیکر جمعیت اسلام کی حفاظت کیجاوے

اس گروہ کے علمبردار مولوی ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار زمیندار و پریذیڈنٹ پنجاب پراونشل خلافت کمیٹی ہیں۔

جنھوں نے ایک سلسلہ مضامین اپنے اخبار میں شروع کر رکھے علاوہ اس موضوع پر پبلک لیکچر بھی دیئے ہیں۔

ہمارے نزدیک اسلام کی طرف اس تعلیم کو منسوب کرنا

اسلام کی خطرناک ہتک اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقابل عفو توہین ہے۔

جو یقیناً ہر محب اسلام اور فدائے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دل کو زخمی کرنے والی ہے اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس خطرناک الزام سے اسلام کو پاک ثابت کرے۔ اس لیئے ہم اس امر کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اسلام ہر ایک شخص کو کامل آزادی ضمیر عطا کرتا ہے۔ اور دین کے معاملہ میں کسی قسم کا جبر یا ایذا رسانی روا نہیں رکھتا۔ اور یہ امر قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلفائے راشدین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم کے تعامل سے بصراحت ثابت ہے چنانچہ

ہم مولوی ظفر علیخانصاحب کو چیلنج دیتے ہیں

کہ وہ قرآن کریم اور سنت نبوی اور خلفائے راشدین کے عمل سے یہ ثابت کریں کہ اسلام نے اللہ تعالٰے کے حکم کے ماتحت ایسے مرتد کی سزا قتل قرار دی ہے جس کے ذمہ سوائے ارتداد از اسلام کے کسی قسم کا کوئی اور جرم عاید کیا جا سکے اور اس موضوع پر ہمارے قایم مقام کے ساتھ فریقین کی منظور شدہ شرائط کے مطابق مباحثہ کر لیں۔ تاکہ محبان و معاندان اسلام پر اس مسئلہ کے متعلق اسلام کی حقیقی تعلیم آشکارا ہو جاوے۔

ہم مولوی ظفر علیخانصاحب کو اختیار دیتے ہیں

کہ وہ اپنے ہم خیال گروہ یعنے علمائے دیوبند و جمعیۃ العلماء و دیگر علماء کی جو قسم سے جس قسم کی مدد اس معاملہ میں چاہیں حاصل کر لیں اور پورے طور پر ان لوگوں کی نمایندگی کریں جنکے نزدیک اسلام ایسے مکروہ امر کو جایز رکھتا ہے جسکے وہ مدعی ہیں۔

ہم مسلم پبلک سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ

انکی غیرت انھیں مجبور کریگی کہ وہ مولوی ظفر علیخانصاحب کو اس چیلنج کے منظور کرنے پر آمادہ کریں تاکہ نہ صرف اسلام کے دامن سے ایک بدنما داغ کو جو اسپر لگایا گیا ہے صاف کیا جا سکے بلکہ دشمنان اسلام کے دل میں جو مزید وساوس اور شکوک پیدا کیئے گئے ہیں انکا قلع قمع ہو سکے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین

خاکسار

(سید) دلاور شاہ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

۲۰۔ مارچ ۱۹۲۵ء

خریداران اخبار خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت سے معاف فرماویں۔

(مینیجر)

ساہوکار مذہب

فرانسیسی پارلیمنٹ میں موسیو ہیریٹ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مذہب کی حمایت کا [illegible] کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت خالص کیتھولک مذہب نہ رہا۔ اور [illegible] دور حاضر کا ساہوکار مذہب نہ تھا۔ وزیر اعظم کی اس تقریر کے خلاف احتجاج کیا گیا۔ اور ایسے ہیجان کی [illegible] پہنچا گیا۔ احتجاج کرنے والے کو اجلاس سے باہر نکال جانے کا حکم دیا گیا۔ اور آخر دھینگا مشتی تک نوبت پہنچی۔ اور معترض کو باہر جانا پڑا۔ وزیر اعظم نے اپنے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ حکومت مذہب کی اس وقت تک حفاظت کر سکتی ہے۔ جب تک وہ اپنے آپ کو مذہبی امور تک محدود رکھے لیکن [illegible] پادری حکومت کی خلاف ورزی کی تعلیم دے رہے ہیں۔ علماء و نیت کے خلاف یہ حکومت فرانس کا ایک [illegible] شروع ہوا ہے۔ اس نے اس کا نام و نشان مٹا دیا ہے اور [illegible] نے مخالفت شروع کی ہے۔ نتیجہ کا انتظار کرنا چاہیئے۔

علماء اوہام کے گورکھ دھندے میں

ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسہ میں ایک ٹیونس کے عالم بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ "[illegible] علماء کو چاہیئے۔ کہ وہ اوہام کے گورکھ دھندے سے باہر نکل آئیں۔ مدارس اسلامیہ کی اصلاح کریں اپنے قویٰ کو مربوط کریں۔ ملت کی خدمت کریں۔ اور تفوق و برتری کے لئے لڑنا چھوڑ دیں"

ٹیونسی فاضل نے علماء کو جو مشورہ دیا ہے وہ قابل عزت ہے کاش علماء اس پر عمل کریں [illegible] کہ وہ تفوق و برتری کے لئے لڑنا [illegible] ان کی ساری تگ و دو اور جد و جہد [illegible] علماء کی اصلاح اونٹ کے ناکے میں سے گذرنے کے برابر ہے۔ ہم پیغام کی اس [illegible] سے متفق ہیں [illegible] ان کی اصلاح کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ وہ لوگ جو [illegible] علم و فہم کے مالک ہیں اور علماء کی ناسمجھیوں کے شاکی ہیں۔ وہ ان کا ساتھ چھوڑ دیں۔ اور دوسروں کو ان سے علیحدہ کرنے کی کوشش کریں"

جب نفاق و شقاق کی متعدی مرض پھیلانے والے علماء کو بائیکاٹ نہیں کیا جاویگا۔ اور اس طرح ان کو قرنطینہ کیمپ میں نہیں رکھا جاویگا۔ [illegible] وہ دوسروں کو بھی مبتلائے آزار کریگا اسلام اور اہل اسلام کی فلاح [illegible] نہیں ہے۔ امید ہے کہ تعلیم یافتہ سمجھدار طبقہ اس اپریشن کے لئے تیار ہوگا۔

پاکیزہ اور اعلیٰ معیار زندگی

معزز معاصر "مسلم راجپوت" لکھتا ہے کہ اسلام اعتدال کا نام ہے۔ وہ افراط اور تفریط کو پسند نہیں کرتا۔ وہ اپنے حلقہ بگوشوں کو دنیا میں آزاد و خوشحال اور [illegible] بسر کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ اور ایسی تعلیم کے خلاف ہے۔ جو اس کے اپنے پیروؤں کے خلاف اور بنی نوع انسان کے لئے مضر ہو اسلام دنیا میں امن و سلامتی کا پیغام لایا ہے۔ جس کے فیضان سے دنیا کا کثیر حصہ تیرہ سو سال بہرہ اندوز ہو چکا ہے۔ پس ہماری کامیابی کا اصل گر یہی ہے۔ کہ ہم سچے مسلمان بن جاویں۔ اور سچا مسلمان بننا یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہر لحاظ سے پاکیزہ، مضبوط اور اعلیٰ معیار زندگی بسر کریں۔

امریکہ کے گرجوں میں زلزلہ

آج کل امریکن چرچ میں زلزلہ آرہا ہے۔ ریاست متحدہ امریکہ کے پراٹسٹنٹ چرچ میں بشپ براؤن نے ایک انقلاب پیدا کر دیا ہے۔ اس کو مسیح کو خدا ماننے والوں نے مسیح کی خدائی کا انکار کرنے کے جرم میں اپنے عہدہ سے معزول کر کے نکال دیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں ظاہر کیا ہے۔ کہ وہ خداتعالیٰ کو انسانی ہاتھ پاؤں رکھنے والا خدا نہیں مانتا ہے۔ اور یہ کہ وہ انسانی حاجات اور ضروریات کا غلام نہیں۔ امریکہ کے گرجوں میں اس بیان سے ایک زلزلہ برپا ہو گیا ہے۔ یہ آثار عیسویت کی موت کو قریب کر رہے ہیں۔ اگر اس وقت اسلام کی اشاعت کیلئے زبردست پراپیگنڈا کیا جاوے۔ تو میدان تیار ہے۔

انگورہ کی مجلس ملیہ کی حماقت

مجلس ملیہ نے قرآن مجید کے ترجمہ کے متعلق علماء سے فتویٰ طلب کیا ہے۔ کہ آیا ترجمہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس حماقت کا کیا کہنا ہے۔ قرآن مجید کے ترجمہ کے متعلق انگورہ کے جاہلوں کی مجلس پر ہندوستان کے مسلمانوں کو خون کے آنسو بہانے چاہئیں۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جن کی خلافت کو بحال کرنے کے لئے غریب مسلمانان ہند کا لاکھوں روپیہ برباد کر دیا۔ جن کو یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ قرآن مجید کے ترجمہ کی نشر و اشاعت ان کا اسلامی فرض ہے۔ جو قوم قرآن مجید کے مفہوم اور مطالب سے ہی آگاہ نہیں۔ وہ اس پر عمل کرنے کے لئے جوش اور ذوق کس طرح حاصل کر سکتی ہے؟

معذرت

میں نے ۲۱ مارچ ۱۹۲۵ء کے الحکم میں اشاعت میں تعویق کے متعلق عذر کیا تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ مطبع کی بعض ناگزیر مشکلات کی وجہ سے ۲۱ مارچ ۱۹۲۵ء کا اخبار وقت پر شائع ہی نہ ہو سکا۔ مطبع میں برابر آٹھ دن تک کاپیاں پڑے رہنے پر بھی طبع کا انتظام نہ ہوا۔ قارئین کرام کو معلوم ہے۔ کہ اخبار بٹالہ چھپتا ہے۔ اور دوسرے مقام پر چھپوانے کی دقتیں نمایاں۔ پرنٹر صاحب نے ہر چند کوشش کی مگر وہ اپنی مشکلات پر غالب نہ آسکے۔ اس وجہ نہ صرف ۲۱ مارچ ۱۹۲۵ء کے الحکم کی اشاعت میں توقف ہوا۔ بلکہ ۲۸ کا بھی وقت پر نہیں نکل رہا۔ میں ہر دو اخبارات کو اپنی علالت ہی کی حالت میں ترتیب دیا۔ اور ہر چند کوشش کی۔ کہ وہ وقت پر شائع ہو جائیں مگر میں اس پر قابو نہ پا سکا۔ اس معذوری کی حالت میں میں ناظرین احباب سے عذر خواہ ہوں۔

عرفانی

وصیت نمبر ۲۲۴

میں حلیمہ بیگم زوجہ ڈاکٹر شمس الدین ساکن قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری موجودہ جائداد صرف زیور قیمتی مالیتی ۱۳۶ روپیہ اور مہر مبلغ ۵۰۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے۔

(۳) کسی دیگر منقولہ و غیر منقولہ جائداد پر بھی جو میری حیات میں اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کی ہو ۱/۱۰ حصہ وصیت حاوی ہوگی۔ بشرطیکہ وہ میری اس جائداد سے جس کا میں نے ۱/۱۰ حصہ وصیت ادا کر دیا ہے سے نہ ہو۔ ۱/۲۵

گواہ شد شیخ غلام احمد قادیانی۔ العبد حلیمہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد خاکسار شمس الدین خاوند موصیہ

مصر کی پارلیمنٹ ٹوٹ گئی

مصر میں جدید پارلیمنٹ قائم ہونے پر زغلول پاشا اس کے صدر منتخب ہو گئے۔ مگر پہلے ہی اجلاس میں پارلیمنٹ ٹوٹ گئی۔ اب جدید انتخاب مئی میں ہوگا۔ موجودہ وزارت اس وقت تک کام کریگی۔

جدہ کی حالت

جدہ کے متعلق جو خبریں آرہی ہیں وہ پورے حالات کو ظاہر نہیں کرتی ہیں۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ جدہ کا محاصرہ جاری ہے اور محاصرہ سخت ہے۔ جدہ سے لوگ موقعہ ملنے پر نکل کر بغداد وغیرہ کو جا رہے ہیں۔ تجارت معطل ہے۔

مصر کا جدید قانون

شاہ مصر نے مخمورات کی خرید و فروخت کا انسداد بذریعہ قانون کیا ہے۔ اس کی خلاف ورزی پر تین سال قید اور تین ہزار پونڈ جرمانہ مقرر ہے۔

ٹرکی میں مذہبی تعلیم

جمہوریہ ترکی نے مذہبی مدارس بند کر دیئے تھے۔ اب وزیر اعظم نے یقین دلایا ہے۔ کہ مذہبی مدارس کا جدید انتظام کیا جائیگا۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ اور آپ امور مہمہ سلسلہ کو سر انجام دینے میں مصروف ہیں۔

(۲) یہاں پہلا روزہ بروز جمعہ ۲۷ مارچ ۱۹۲۵ء کو ہوا۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ الاحد حسب معمول مسجد اقصیٰ میں قرآن مجید تراویح میں سنا رہے ہیں۔ مکرمی حافظ روشن علی صاحب ایک پارہ روزانہ قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں۔

شتابدی پر اسلام کے خلاف لٹریچر

شتابدی کی تقریب بظاہر بانی آریہ سماج کی صد سالہ برسی کی یادگار تھی مگر فی الحقیقتہ اسلام کے خلاف آنیوالی جنگ کا (جو آریہ سماج نشر و اشاعت مذہب کے میدان میں کریگا) کامل مقدمۃ الجیش ہے شدھی اور سنگھٹن کے پہلو سے میں نے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں ایک نوٹ لکھا ہے آج میں اسکے ایک دوسرے پہلو پر ریویو کرنا چاہتا ہوں اور

وہ شتابدی کا لٹریچر ہے۔

اور اس لٹریچر کا بھی وہ حصہ جو اسلام کے خلاف ہے بہت ہی مناسب اور اچھا ہوتا اگر اس پہلو پر ہمارے ناظر تالیف و تصنیف ایک مبسوط تبصرہ لکھتے۔

آریہ سماج نے اس تقریب پر جو لٹریچر انگریزی ہندی سنسکرت۔ اور اردو میں شایع کیا ہے اسکی صحیح تعداد ابھی تک اخبارات میں نہیں آئی۔ مگر شایع ہونے والی کتابوں کی ایک فہرست پرکاش میں شایع ہو رہی ہے۔ اور کثرت اشاعت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اڑھائی لاکھ کی کتابیں متھرا میں فروخت ہوئیں۔ اور ساٹھ یا اس سے زیادہ دوکانیں کتابوں کی تھیں۔ گویا متھرا میں لنڈن کی بک سیلرز رو کا ایک نظارہ تھا۔

ہندوستان کی ہندی حدوجہد میں ایک ہفتہ کے اندر اسقدر کتابوں کی فروخت اور اتنی کتابوں کی دوکانوں کا موجود ہونا

جوش اشاعت کا ایک نظارہ ہے۔

جو ہماری آنکھوں کے کھولنے کے لیئے کافی سے زیادہ ہے۔ آریہ سماج میں اسوقت تک جسقدر کتابیں اسلام کے خلاف لکھی گئی تھیں وہ اردو میں تھیں فتنہ ارتداد کے موقعہ پر ہندی زبان میں چھوٹے چھوٹے گمراہ کن پمفلٹ بیشک شایع کیئے گئے مگر مبسوط کتابیں اس سے پہلے کبھی شایع نہیں کیگئی ہیں مگر شتابدی کے موقعہ پر آریہ سماج نے اسلام کے خلاف

ہندی میں لٹریچر کا ذخیرہ مہیا کیا ہے۔

اور اسکی جو غرض ہے وہ ظاہر ہے ایک تو یہ کہ ہندوؤں کو اسلام کے متعلق غلط فہمیاں پیدا ہوں دوسرے انہیں اسلام کے خلاف تعصب پیدا کر کے انھیں اسکی مخالفت پر ابھارا جاوے اور اسلام کی تبلیغی کوششوں کو بیکار کرنے کا پہلو نکالا جاوے۔ چنانچہ لیکھرام مقتول کی کتاب تکذیب براہین احمدیہ کا ہندی ترجمہ کر کے شایع کیا گیا ہے اور اسکی کلیات کو اردو میں دوبارہ شایع کیا ہے۔

اسیطرح قرآن مجید کا ہندی ترجمہ شایع کرنیکا انتظام کیا گیا ہے چنانچہ سورۃ بقرہ کا ہندی ترجمہ دہلی کے دشمن اسلام آریہ پنڈت رام چندر صاحب نے کیا ہے۔ اسیطرح ایک کتاب عرش سوار نام میں عرش اور استوا پر مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن کی بنا پر بحث کیگئی ہے۔ لیکھرام مقتول کے رسالہ جہاد کا ہندی ترجمہ کیا گیا ہے۔

غرض اسلام کے خلاف بہت سا لٹریچر اس موقعہ پر آریہ سماج نے شایع کیا ہے۔ اگر اسکی طرف توجہ نکی گئی تو بہت بڑے نقصان کا احتمال ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کو غلط فہمیوں کا شکار ہونے سے بچانیکے لیئے ہندی میں اسلامی لٹریچر مہیا کیا جاوے اور قرآن مجید کا غلط اور دور از حقیقت ترجمہ کر کے جس طرح پر اسلام کی مخالفت شروع کیگئی ہے اس سے ہندوؤں کو بچانے کیلیئے اور اسلام کی حقیقت کو آشکارا کرنے کیلیئے ہندی میں قرآن مجید کا ترجمہ شایع کیا جاوے مگر یہ کہتے ہوئے میں شرم سے جھک جاتا ہوں جبکہ دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ہماری جماعت اردو میں کوئی ترجمہ شایع نہیں کر سکی۔ گورمکھی میں بھی قرآن کریم کے ترجمہ کی ضرورت تھی جبکہ سکھوں نے گورمکھی میں ترجمہ کر کے غلط فہمیاں پیدا کیں۔ میرے مکرم بھائی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور نے ترجمہ کیا اور بہت اچھا کیا۔ اور وہ چھپ بھی گیا مگر اسکے متن کی تکمیل وغیرہ کے لیے بے سرو سامانی نے انکو پریشان کر دیا۔ اور اب تک وہ ان مشکلات سے نجات نہیں پا سکے۔ اگر ایک سو انجمن ایک ایک کاپی اس ترجمہ کی خرید لے تو وہ ترجمہ گورمکھی میں تو شایع ہو جاوے۔ مخالفوں کی ان کوششوں کو دیکھتے ہوئے اور اپنی کمزوری پر نظر کرتے ہوئے رونا آتا ہے۔

غرض اسلام کے خلاف آریہ سماج نے جو پراپیگنڈا شروع کیا ہے وہ بہت بڑے مقابلہ اور مستقل مقابلہ کو چاہتا ہے۔ جبتک ہم اسلام کی صحیح تعلیم ہندی زبان میں ہندوؤں کے سامنے پیش نہیں کرتے اور ہندی میں ان غلط فہمیوں کو دور نہیں کرتے جو وہ اسلام کے خلاف پھیلا رہے ہیں اسوقت تک نہ تو ہندوؤں میں تبلیغ کے دائرہ کو ہم وسیع کر سکتے ہیں اور نہ ان نو مسلموں کو محفوظ کر سکتے ہیں جو ملکانہ اور جاٹوں کے نام سے ہندوستان میں موجود ہیں۔ اور جنکو مرتد کرنے کے لیے آریہ سماج ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے پس میں صیغہ تالیف و تصنیف اور دعوت و تبلیغ کے ناظر صاحبان کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ہندی زبان میں اسلام کے خلاف جمع ہونے والے لٹریچر کا جواب شایع کریں۔ اور اسلام اور اسکی حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و تعلیم پر ہندی میں ٹریکٹ و رسایل شایع کریں۔ اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ تجارتی نقطہ خیال سے یہ کام بہت ہی خوف دلانے والا ہے۔ لیکن ہندوستان میں اسلام کی اشاعت اسکی مقتضی ہے کہ ہم نقصان اوٹھا کر بھی حق کو پونہچائیں اور اسکے درخشاں چہرہ کو بگاڑنے کی جو کوششیں کیجا رہی ہیں انکو بیکار کر دیں۔

بقایا داران الحکم توجہ فرماویں

براہ مہربانی اپنا بقایا صاف کر کے ممنون فرماویں۔ انکی خدمت میں وی پی جاری کیئے جاتے ہیں وصول فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (مینیجر الحکم قادیان)

وصیت نمبر ۲۱۹۱

میں اختر علی ولد شاہ بذل الحسن قوم احمدی مسلمان ساکن محلہ رام سر احمدیہ بلڈنگ شہر بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان رہائشی پختہ معہ احاطہ و باغ امرود و نیبو جو اراضی موسومہ ریاضت والی و بغاقی والی پر واقع ہے قیمتی اندازاً پچیس ہزار روپیہ (۲) کھیت تخمیناً ۷ بیگہ موسومہ ننگی والہ کھیت۔ قیمتی اندازاً مبلغ پانچہزار روپیہ (۳) کھیت تخمیناً ۱۴ بیگہ موسومہ بھگرڈن والہ قیمتی اندازی مبلغ دو ہزار روپیہ (۴) کھیت اندازی ڈیڑھ بیگہ موسومہ امرت والہ قیمتی مبلغ ایکہزار روپیہ (۵) کھیت اندازی ایک بیگہ تھبرو گوالہ ولالچی وغیرہ والہ قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ (۶) کھیت اندازی ۲ بیگہ موسومہ بالکشن والہ قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ (۷) مکان کھپرہ پوش معہ زمین افتادہ موسومہ نمیا والہ قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ (۸) مکان پختہ معہ زمین افتادہ موسومہ بھگو والہ قیمتی ایکہزار روپیہ (۹) زمین افتادہ موسومہ تیلن والہ مکان کھپرہ پوش قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ (۱۰) زمین افتادہ اندازی ایک بیگہ موسومہ گولہ واقع محلہ علی گنج قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ۔ (یہ کل جائداد اندرون شہر و میونسپلٹی بھاگلپور کے ہے) (۱۱) کھیت جوت دھان کا تخمیناً ساڑھے بیگہ واقع سفح کٹانواں تھانہ رجھوں قیمتی اندازی دو ہزار روپیہ (۱۲) کھیت جوت دھان کا تخمیناً ۱۲ بیگہ واقع موضع ھکما قیمتی اندازی اٹھار روپیہ (۱۳) کھیت جوت دیارا موہن پور تخمیناً بیگہ قیمتی اندازی ایکہزار روپیہ (۱۴) مکان کھپرہ پوش معہ احاطہ موسومہ مولوی عبدالسلام والہ مکان قیمتی اندازی بیس ہزار روپیہ (۱۵) جائداد منقولہ از قسم ظروفات و فرنیچر وغیرہ ایک ہزار روپیہ۔ (۱۶) مکان پختہ واقع محلہ دار العلوم قادیان ضلع گورداسپورہ موسومہ بھاگلپوری ہاؤس قیمتی اندازی پانچہزار روپیہ۔ (۱۷) قطعہ زمین افتادہ تخمیناً تین کٹھا قیمتی اندازی ایکصد روپیہ موسومہ چار والہ واقعہ محلہ بجلی چک اندرون شہر بھاگلپور۔ $\frac{9}{14}$ ۱۴

العبد بقلم خود اختر علی وصیت کنندہ
گواہ شد نور الحسن بقلم خود
گواہ شد محمد علی بقلم خود
گواہ شد محمد اسمٰعیل بقلم خود
گواہ شد محمد ایوب بقلم خود

وصیت نمبر ۱۹۱۷

میں شیخ احمد اللہ ولد شیخ الٰہی بخش مرحوم شیخ عال ساکن صدر بازار فیروزپور ضلع فیروزپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری کل جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا ساتواں حصہ اغراض اشاعت سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلیئے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے۔

پس میری تمام جائداد کو بعد منہائی کسی دیگر وصیت کے جو میں کروں احکام شرعی کے مطابق میرے پس ماندگان کو تقسیم کر دیا جاوے۔ اگر تقسیم ترکہ میں کسی قسم کا تنازعہ پیدا ہو تو اس کا فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح سے کرایا جاوے اور اس فیصلہ کو قطعی سمجھا جاوے۔ اگر میں جائداد وصیت کردہ کی قیمت کو اپنی زندگی میں ادا کر دوں یا کسی غرض سے کوئی رقوم بدوصیت ادا کر دوں تو ایسی رقوم کو میرے ترکہ کے ساتویں حصہ کی طرف سے جسکی میں نے صدر انجمن مذکور کیلئے وصیت کی ہے منسوب کیا جاوے۔ میری جائداد اسوقت ایک ٹکڑہ زمین قیمتی الـ ۱۱ ہزار روپیہ ہے جو سید ولی اللہ شاہ صاحب اور منشی فخر الدین صاحب ملتانی کی شرکت میں ایک حصہ زمین مالیتی تین ہزار روپیہ میں شامل ہے۔ دیگر پچاس پونڈ ولایت میں ٹامس کک برادرس بنک کے پاس میرے جمع ہیں۔ اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جسقدر بھی میری جائداد ہو جو میں اپنی زندگی میں اسکے بعد پیدا کروں۔ اسکے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الراقم شیخ احمد اللہ ہیڈ کلرک دفتر چھاؤنی نوشہرہ۔ گواہ شد محمد اشرف خاں

گواہ شد۔ محمد سیف الدین حکیم $\frac{۵}{۲۴}$ ۲۔۵

وصیت نمبر ۲۱۶۸

میں سکینہ بیگم زوجہ مرزا عبد الحق صاحب قوم مغل ساکن قادیان ضلع گورداسپور کی ہوں جو کہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد بصورت زیور ما/ روپیہ اور مہر عہ/ کل صما/ روپیہ ہے۔ فقط $\frac{۱۲}{۲۴}$ ۲۵ موصیہ سکینہ بیگم بقلم خود گواہ شد عبد الحق خاوند موصیہ

گواہ شد عبد الکریم مولوی فاضل برادر موصیہ۔

وصیت نمبر ۲۲۱۴

میں اللہ جوائی زوجہ شیخ سوداگر قوم روڑہ ساکن قصور حال مہاجرہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اسوقت موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک مکان واقع قصور جسکی قیمت آجکل ۹ ہزار روپیہ ہے ایک کنواں جسکے ساتھ ۱/۲ ۷ گھماؤں زمین قیمتی ۳ ہزار روپیہ۔ زیور قیمتی الصما/ روپیہ ہے اور ما/ روپیہ کا قریباً میرے گھر کا سامان ہے ۱/۲ ۶ ہزار روپیہ نقد ہے اسی میں میرے مہر کا روپیہ بھی شامل ہے۔ یہ کل جائداد بیس ہزار دو سو روپیہ کی ہے۔ اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے صما/ نقد داخل کر دیا ہے اور مبلغ الصما/ کا زیور اسوقت دیتی ہوں اور اتنی تصریح کر دیتی ہوں کہ یہ زیور میرے پاس گروی ہے۔ اگر مرزا محمد افضل بیگ میرا داماد میری وفات تک الصما/ نقد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیدے تو یہ زیور اسکے حوالہ کر دیا جاوے۔ ورنہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اختیار ہے کہ وہ یہ زیور فروخت کرکے اپنا حصہ وصیت پورا کریں۔ اگر اس زیور کی قیمت پوری وصول نہو تو باقی زائد رقم میری جائداد موجودہ سے وصول کیجاوے۔ نیز یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد ثابت ہو یا موجودہ جائداد کی قیمت بڑھ جاوے تو اسکے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی المرقوم $\frac{۱۲}{۲۴}$ ۱۷

کاتب الحروف غلام حیدر بقلم خود العبد اللہ جوائی مذکورہ گواہ شد شیخ عبد الرحیم

گواہ شد مرزا برکت علی گواہ شد ڈاکٹر مرزا محمد افضل بیگ۔

وصیت نمبر ۲۲۲

میں عبد القدیر ولد میاں عبد اللہ سنوری قوم راعی ساکن قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ میری ماہواری آمدنی للعہ/ ہے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ جسطرح آمدنی میں کمی بیشی ہوتی رہیگی حصہ موعودہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہیگی اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ میری ملکیت میں ثابت ہو جو میری اس آمدنی سے جسکا میں حصہ وصیت ادا کرتا رہا ہوں نہ بنی ہو بلکہ کسی اور طریق سے مجھے ملجائے تو اسکے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اگر میں کوئی رقم اپنی زندگی میں یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی المرقوم $\frac{۱۲}{۲۴}$ ۲۱ عبد القدیر بی۔اے کارکن نظارت تالیف و تصنیف

گواہ شد شیر علی عفی عنہ قادیان گواہ شد حشمت اللہ سرجن خادم حضرت خلیفۃ المسیح

وصیت نمبر ۲۲۲۱

میں ابو المعالی سید محمد ہاشم ولد حکیم سید محمد قاسم ساکن قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) اسوقت میری کوئی جائداد نہیں البتہ میں اسوقت عہ/ ماہوار کا ملازم ہوں میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئندہ کے لیئے وصیت کرتا ہوں کہ کمی بیشی کی حالت میں حصہ موعودہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہیگی۔ اور اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو جو ماہوار آمدنی سے نہ بنی ہو جسکا میں عشر ادا کرتا ہوں بلکہ کسی اور طریق سے ملجائے تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ تحریر $\frac{۱۲}{۲۴}$ ۲۹ ابو المعالی سید محمد ہاشم مولوی فاضل بقلم خود

گواہ شد عبد اللہ سنوری گواہ شد مطیع الرحمن بنگالی ثم قادیانی۔

وصیت نمبر ۲۲۲۸

میں فیض احمد ولد چودھری فضلداد قوم جٹ اولکھ ساکن چک نمبر ۱۴۶ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی بھی جائداد نہیں۔ اسوقت عہ/ ماہوار تنخواہ کا ملازم ہوں۔ لہذا میں اپنی ماہواری کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد جو میری آمدنی سے نہ بنی ہو بلکہ کسی اور ذریعہ مثلاً ورثہ وغیرہ سے ملی ہو ثابت ہو جاوے تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک و قابض ہوگی۔ $\frac{۱۲}{۲۴}$ ۳۱

فیض احمد کلرک میونسپل او فس فاضل کا حال وارد قادیان

گواہ شد ڈاکٹر نور احمد برادر موصی گواہ شد مطیع الرحمن بنگالی۔

وصیت نمبر (۲۲۳۳)

میں محمد افضل شاہ ولد محمد اکبر شاہ قوم سید ساکن راہوں (حال وارد قادیان) تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کا ہوں جو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اسوقت ایک مکان واقع قصبہ راہوں ضلع جالندھر پختہ دو منزلہ جسکی قیمت چھ سو روپیہ ہے اور میری دوکان کا سامان وغیرہ بھی قیمتی چھ سو روپیہ ہے میں اسوقت موجودہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئندہ کے لیئے بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر میری ملکیت میں کوئی مزید جائداد ثابت ہو یا جائداد موجودہ کی قیمت بڑھ جاوے تو اسکے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی $\frac{۱۲}{۲۴}$ ۱۱

الراقم محمد افضل شاہ بقلم خود گواہ شد بدر الدین بقلم

گواہ شد محمد یامین تاجر کتب قادیان

وصیت نمبر ۲۲۳۴

میں صدیقہ بانو بنت سید امیر حسین زوجہ مہاشہ فضل حسین ساکن قادیان ضلع گورداسپورہ بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اسوقت برتن جسکی قیمتی ایک صد روپیہ اور مہر پانصد روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس جائداد موجودہ کے ۱/۱۰ حصہ کے لیئے وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے آئندہ کے لیئے بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر اس جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجاویگی ۱۳ دسمبر ۱۹۲۴ء

صدیقہ بانو بقلم خود

گواہ شد فضل حسین احمدی مہاجر شوہر موصیہ گواہ شد ا ے ۔ محمد کلرک الفضل

وصیت نمبر ۲۲۳۵

میں جنت بی بی زوجہ میاں محمد قاسم ساکن چپڑ کے سنگولہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یعنے زیور قیمتی للعہ اور مہر للعہ فقط

العبدہ جنت بی بی ۲۵/۱/۲

گواہ شد۔ محمد قاسم خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد عبد الرحمن ٹھیکدار بھٹہ

وصیت نمبر ۲۲۳۶

میں رشیم بی بی زوجہ مستری محمد عبد اللہ قوم تیرے ساکنہ قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجاویگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یعنے مہر پانصد روپیہ فقط ۲۵/۱/۲

الاشتہ رشیم بی بی

گواہ شد محمد عبد الرحمن

گواہ شد محمد عبد اللہ خاوند موصیہ

وصیت نمبر ۲۲۴۵

میں محمودہ زوجہ سید محمود عالم ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصے کے مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل کرکے یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجاویگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مہر مبلغ ما/ دوصد روپیہ (۲) قیمت زیور نقرئی وطلائی ما/ للعہ دوسو پچیس روپیہ۔ راقمہ محمودہ گواہ شد سید محمود عالم خاوند موصیہ گواہ شد سید محمد اسمٰعیل کلرک میڈیکل محرر اول دفتر محاسب۔

وصیت نمبر ۲۲۴۸

میں رسول بی بی زوجہ مفتی فضل الرحمن قوم قریشی ساکن قادیان ضلع گورداسپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر دوسو روپیہ مقرر ہے۔ اور اسوقت میرا زیور ما/ روپیہ کا ہے میں اس میں سے چہارم حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اور یہ روپیہ انشاء اللہ للعہ ماہوار کے حساب سے ادا کردونگی۔ اور اگر ادا کرنے سے پہلے فوت ہوجاؤں تو بقیہ زر میری جائداد سے وصول کیا جائے۔ نیز میں یہ بھی وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد میری ملکیت یا قبضہ میں ثابت ہو اسکے بھی ۱/۴ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی ۱۴ جنوری ۲۵

رسول بی بی بقلم خود گواہ شد محمد صادق گواہ شد امیر حسن

گواہ شد مفتی فضل الرحمن۔ بقلم خود

وصیت نمبر ۲۲۶۲

میں قمر النساء بیگم زوجہ سید عبد الحی قوم قریشی ساکنہ منصوری ضلع ڈیرہ دون بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میری اسوقت موجودہ جائداد از قسم زیور و مہر مبلغ دو ہزار روپیہ کی ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد اسکے علاوہ کوئی اور مزید جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی ۲۵/۲/۱۰ قمر النساء بیگم کمرشل ہاؤس منصوری۔ گواہ شد سید عبد الحی احمدی گواہ شد عبد الحکیم احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ شملہ فقط۔

وصیت نمبر ۲۲۶۵

میں سید عبد الحی ولد سید عبد المجید صاحب قوم سید ساکن منصوری ضلع دیہرہ دون بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری اسوقت ماہوار آمدنی للعہ روپیہ ہے۔ لہٰذا میں اپنی آمدنی کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز آئندہ کےلئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت یا قبضہ میں ثابت ہو جو میری ماہواری آمدنی سے بنی ہو بلکہ کسی اور طریق مثلاً ورثہ وغیرہ سے بنی ہو تو اسکے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک وقابض ہوگی اور میں اپنا حصہ آمد باقاعدہ داخل کرتا رہونگا جوں جوں حصہ آمد میں کمی بیشی ہوتی رہیگی حصہ موعودہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہیگی فقط مورخہ ۸ فروری ۱۹۲۵ء

خاکسار سید عبد الحی احمدی بقلم خود

گواہ شد سید فضل الرحمن کمرشل ہاؤس منصوری گواہ شد سید عبد المجید احمدی

وصیت نمبر ۲۲۶۶

میں سید فضل الرحمن احمدی ولد سید عبد الوحید صاحب ساکن منصوری تحصیل وضلع دیہرہ دون بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے میری اسوقت آمدنی ماہوار مبلغ للعہ روپیہ ہے لہٰذا میں اپنی آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں نیز آئندہ کیلئے بھی یہ وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی ایسی جائداد میری ملکیت یا قبضہ میں ثابت ہو جو میری آمدنی ماہوار سے بنی ہو تو اوس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک وقابض ہوگی اور میں اپنا حصہ وصیت باقاعدہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور جوں جوں آمدنی میں کمی بیشی ہوتی رہیگی حصہ موعودہ میں بھی کمی بیشی ہوتی رہیگی فقط ۸۔ فروری ۱۹۲۵ء فضل الرحمن احمدی کمرشل ہاؤس منصوری۔ گواہ شد سید عبد الحی احمدی

گواہ شد سید محمد عبد الوحید بقلم خود منصوری

وصیت نمبر ۲۲۶۹

میں حمیدہ المعروف مائی سابق جمنا دیوی بنت دیوی چند قوم نومسلم احمدی برہمن سابق برہمن ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس یکصد روپیہ ہے اسکے میں تیسرے حصہ (۱/۳) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ تیسرے حصہ کا زر وصیت اپنی زندگی میں مبلغ للعہ داخل کرادیئے ہیں۔ اسکے علاوہ اور کوئی جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک وقابض صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی المرقوم ۲۵/۱/۲۰ بقلم عبد الرحیم کارکن امور عامہ

العبد نشان انگوٹھا مسماۃ حمیدہ مذکورہ

گواہ شد۔ چودھری غلام حسن۔ سفید پوش۔ گواہ شد عبد الرحیم پسر موصیہ نومسلم

وصیت نمبر ۲۲۵۷

میں چودھری فضل داد ولد چودھری قطب الدین قوم جٹ ساکن لکھیوا چک نمبر ۱۴۶ تحصیل وضلع لائلپور کا ہوں جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنیکے جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جاویگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ موضع سرہ دالی ضلع شیخوپورہ میں ۱/۲ ۲ گھماؤں چاہی وبارانی زمین ہے جسکی قیمت کا اندازہ ایک ہزار روپیہ ہے (۲) موضع لکھیوا چک نمبر ۱۴۶ میں ۱/۲ ۳ گھماؤں زمین نہری اندازاً قیمتی ایک ہزار روپیہ ہے (۳) مکان قیمتی للعہ روپیہ ہے مال مویشی قیمتی للعہ ہے۔ مذکورہ بالا کل جائداد ... ہزار روپیہ کی بنتی ہے اسکے علاوہ کوئی اور جائداد پیدا ہوگی تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۲۵/۱/۲۹۔ العبد فضل داد احمدی